دار الافتاء جامعہ طٰہٰ ﷺ

کتاب : الحظر والاباحت	باب : مایتعلق بالاعیاد والایام	عنوان : کیاشب برات کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟
فتوی نمبر : 1204	تاریخ : 30:04:2018	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتی: کامران احمد	مجیب: مفتی حماد فضل	تصدیق وتصحیح: مفتی زکریا جامعہ اشرفیہ لاہور

سوال:۔

1:۔ کیاشب برات کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

2:۔ اس رات کیاعبادت کرنے کے لئے مسجد میں اکٹھا کرنا،اس کے لئے اشتہار بنانادرست ہے؟

لوگ اس طرح کچھ عبادت کرلیتے ہیں۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ اکٹھا اجتماعی عبادت کے لئے نہیں کیاجارہابلکہ انفرادی نفلی اعمال کے لئے اکٹھا کیاجائے۔ کہ جو آناچاہے وہ یہاں آکر عبادت کرلے۔

3:۔ اس رات میں کیاکرناچاہئے 4:۔ پندرہ شعبان کے روزے کاکیاحکم ہے۔

5:۔ کیایہ درست ہے کہ اس رات بعض گناہوں کی وجہ سے انسان محروم رہ جاتاہے اور وہ کون سے گناہ ہیں۔

الجواب باسم ملھم الصواب حامداومصلیا

شب برات کاتذکرہ راجح قول کے مطابق، قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے ہے۔ البتہ یہ تمام روایات کمزور اور ضعیف ہیں۔

ایک ہی بات کئی ضعیف روایات میں ہو تو وہ قابل اعتبار ہو جاتی ہیں۔ نیز ضعیف حدیث پر اس وقت عمل درست نہیں ہوتا جب اس کے بالمقابل صحیح درجہ کی حدیث ہو۔ اگر بات کے بارے میں صرف ضعیف حدیث ہی ہو کوئی صحیح روایت نہ ہو تو اس سے مستحب درجے کا حکم فضائل میں ثابت ہو سکتا ہے جیسے صلوۃ التسبیح پڑھنا مستحب ہے اور محدثین اور فقہا کا عمل بھی ہے حالانکہ اس کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ اس لئے اس رات کو عبادت میں گزارنا مستحب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہا کرام نے اس رات کی عبادت کو مستحب لکھاہے۔

وندب احیاء لیلۃ النصف من شعبان (نور الایضاح مع طحطاوی ص325)

و من المندوبات احیاء لیالی العشر من رمضان و لیلتی العیدین و لیالی عشر ذی الحجہ و لیلۃ النصف من شعبان کما وردت بہ الاحادیث

(البحر الرائق جلد 2 ص 24)

جن روایات میں شب برات کا تذکرہ ہے، ان میں سے چند ذکر کی جارہی ہیں۔

۱. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: "يطلع الله إلى خلقه ليلة النصف شعبان فيغفر لجميع خلقه إلا مشـــرك أو مشاحن."

اللہ تعالی شب برات میں اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتے ہیں اور سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی مغفرت فرماتے ہیں۔

(أخرجه ابن حبّان في صحيحــه (ج:12، ص:481) (والطبراني في المعجم الكبير (ج:2، ص:108).

(وفي المعجم الأوسط (ج:7، ص:397) (والبيهقي في شعب الإيمـــان (ج:7، ص:415) (وأبونعيم في الحليه (ج:5، ص:191)

سألت أبي عن حديث رواه أبوخليد القاري عن الأوزاعي عن مكحول وعن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن مـــالك بن يخامر عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يطلع الله تبارك وتعالى ليلـــة النصف من شعبان الى خلقه."

2۔ عن يحيى بن أبي كثير عن عروة بن الزبير عن عائشة مرفوعـــاً بلفظ: فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلّم ذات ليلة فإذا هو بالبقيع رافع رأسه الى السماء فقال: أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسولــــه؟ قالت: ما ذلك يارســـول الله! ولكني ظننت أنك أتيت بعض نسائك. قال: "ان الله عزوجـــل ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السمـــــــاء الدنيا، فيغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب."

• حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور علیہ السلام کو بستر پر نہ پایا اور میں آپ کی تلاش میں نکلی تو میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام بقیع میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کھڑے تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! آج اللہ تعالی بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔

(أخرجه الترمذي في سننه (ج:3، ص:116) (وابن ماجة في سننه (ج:1، ص:444).

(وابن أبي شيبـــة في المصنف (ج:6، ص:109). (وابن الجوزي في العلل المتناهية (ج:2، ص:66)

3۔ من طـــريق عبدالله بن لهيعة قال: حدثنا حي بن عبدالله عن أبي عبدالرحمـــن الحبلي عن عبدالله بن عمـــرو مرفوعـــــاً بلفظ: "يطلع الله عزوجل الى خلقه ليلـــة النصف من شعبان فيغفـــر لعباده الا لاثنين: مشاحن وقاتل نفس."

• حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ رب العزت اس رات میں تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے خودکشی کرنے والے اور کینہ پرور کے (أخـرجه احمد في المسند (ج:6، ص:197)

وهذا سنده ضعيف جداً

4۔ من طرق عن عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن عبدالملك بن عبدالملك عن المصعب بن أبي الذئب عن القاسم بن محمـــد عن عمه أو عن أبيه عن أبي بكر مرفوعاً بلفظ: "ينزل الله جل ثناؤه ليلـــة النصف من شعبان الى السمـــــــاء الدنيا فيغفر لكل نفس الا أنسان في قلبه شحناء أو مشركاً بالله."

• حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سب کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے.

(خــرجه أبن عدي في الكامل (ج:6، ص:535) (وابن الجوزي في العلل المتناهيـــة (ج:2، ص:66)

(والبيهقي في شعب الإيمان (ج:7، ص:412) (والبغوي في شرح السنة (ج:4، ص:127)

(وفي التفسير (ج:7، ص:227) (والبزار في المسند (ج:1، ص:207)

2۔ اس رات میں عبادت کے لئے مسجد میں جمع کرنا سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت نہیں۔ اور خاص اس رات کی انفرادی نفلی عبادت کے لئے مسجد یا کسی خاص جگہ میں جمع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے اس کی تشہیر بھی درست نہیں۔

"ویکرہ الاجتماع علی أحیاء لیلة من ہذہ اللیالی فی المساجد" فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مساجد میں اجتماع مکروہ ہے۔

(البحر الرائق ج 2 ص 52-)

" ویکرہ الاجتماع علی أحیاء لیلة من ہذہ اللیالی المتقدم ذکرھا (فی المساجد) وغیرھا لأنہ لم یفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا أصحابہ "
فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے اجتماع کرنا چاہے مسجدوں میں ہو یا کہیں اور بہر صورت مکروہ ہے کیونکہ اس طرح نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ آپ کے صحابہ نے، (نور الإيضاح مع شرح حاشيہ طحطاوی ، ص 326)

خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ کا ارشاد، جو کہ صوفیاء میں سے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں۔

" قیام شب افتادہ بود و طائفہ کہ در مسجد قیام کنند بندہ عرضداشت کرد کہ اگر درخانہ خود قیام کنند چگونہ باشد؟ فرمود کہ درخانہ خود یك سیپارہ بخواند بہتر کہ در مسجد ختم کنند "

شب براءت میں قیام اور قرآن خوانی کے متعلق بات چل رہی تھی اور ان لوگوں کا بھی تذکرہ تھا جو اس شب میں مسجد میں قیام کرتے ہیں بندہ نے عرض کیا کہ اگر لوگ گھروں میں قیام کریں تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی اپنے گھر میں صرف ایک سپارہ پڑھے یہ اس کے لیے مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے"

3۔ اس رات میں سہولت کے ساتھ تلاوت، انفرادی نوافل، ذکر، درود شریف پڑھے، خاص طور پر توبہ و استغفار کرے۔ عشا اور فجر کو جماعت سے خاص طور پر ادا کرے تاکہ ساری رات عبادت کا ثواب مل جائے۔ چاہے تو صلاۃ التسبیح پڑھ لے مگر صلاۃ التسبیح کو اس رات کے ساتھ خاص نہ سمجھے۔

ذیل میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی، حضرت مفتی سعید احمد پالنپوری دامت برکاتھم کے الفاظ اس رات کے حوالے سے نقل کر رہا ہوں۔

"اس رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ جتنی توفیق دیں، اتنی گھر میں انفرادي عبادتیں کرنا، مگر ہم نے اس رات کو ہنگاموں کی رات بنا دیا ہے، مسجدوں اور قبرستانوں میں جمع ہوتے ہیں، کھاتے پیتے اور شور کرتے ہیں، یہ سب غلط ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، اس رات میں نفلیں پڑھنی چاہئیں، اور پوری رات پڑھنی ضروری نہیں، جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دیں گھر میں پڑھے، یہ انفرادي عمل ہے، اجتماعی عمل نہیں۔ اگلے دن روزہ رکھے، یہ روزہ مستحب ہے۔

اس رات میں اپنے لئے، اپنے مرحومین کے لئے، اور پوری امت کے لئے مغفرت کی دعا کرے، اس کے لئے قبرستان جانا ضروری نہیں، اس رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان ضرور گئے ہیں، مگر چپکے سے گئے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اتفاقاً پتہ چل گیا تھا، نیز حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں قبرستان جانے کا کوئی حکم بھی نہیں دیا، اس لئے ہمارے یہاں جو تماشے ہوتے ہیں، وہ سب غلط ہیں۔

جن دو شخصوں کے درمیان لڑائی جھگڑا اور اختلاف ہو، وہ اس رات میں صلح صفائی کرلیں، اگر صلح صفائی نہیں کریں گے، تو بخشش نہیں ہوگی۔

یہ چار کام اس رات میں ضعیف حدیث سے ثابت ہیں، اور ضعیف کا لحاظ اس وقت نہیں ہوتا جب سامنے صحیح حدیث ہو، صحیح حدیث کے مقابلے میں ضعیف حدیث کو نہیں لیا جاتا، لیکن اگر کسی مسئلہ میں ضعیف حدیث ہی ہو، اس کے مقابلے میں صحیح حدیث نہ ہو، تو ضعیف حدیث لی جاتی ہے،

(علمی خطبات جلد: 2ص 247)

4۔ پندرہ شعبان کے روزے کے بارے میں ایک روایت ہے جس کو بعض محدثین نے موضوع شمار کیا اور بعض نے ضعیف اور بعض نے بہت ضعیف شمار کیا ہے۔ جن کے نزدیک ضعیف یا بہت ضعیف ہے، انکے مطابق یہ روزہ مستحب ہے اور جن کے مطابق حدیث قابل اعتبار نہیں ان کے مطابق روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

عن أبي بكر بن عبدالله بن محمد بن أبي سبرة عن إبراهيم بن محمد عن معاوية بن عبدالله بن جعفر عن أبيه عن علي بن أبي طالب مرفوعاً بلفظ: "إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فإن الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى سماء الدنيا، فيقول ألا من مستغفر لي فأغفر له؟ ألا من مسترزق فأرزقه، ألا من مبتلى فأعافيه، ألا كذا ألا كذا، حتى يطلع الفجر."

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اللہ رب العزت مغرب کے وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں.... الی آخرہ.

(أخرجه ابن ماجة في سننه (ج:1، ص:444) (وابن بشران في الأمالي (ص:306)

(والبيهقي في شعب الإيمان (ج:7، ص:407) (وفي فضائل الأوقات (ص:122)

(والمزي في تهذيب الكمال (ج:33، ص:107) (وعبدالغني المقدسي في الترغيب في الدعاء (ص:38)

(والديلمي في الفردوس (ج:1، ص:259)

اس روایت میں راوی ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن أبي سبرة کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے کہ یہ جھوٹی حدیث گھڑتا ہے۔

اور امام بخاری اور ابن مدینی نے منکر الحدیث کہا– قال عنه أحمد: ليس بشيء، كان يضع الحديث ويكذب.

وقال البخاري وابن المديني : منكر الحديث. وقال النسائي: متروك الحديث وقال ابن حجر: رموه بالوضع.

دوسرے راوی إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى أبو إسحاق الأسلمي هيں ان کو ابن حبان ، ابو حاتم،

یحیی بن سعید القطان اور یحی ابن معین نے جھوٹا لکھاہے

وقال البخاري: قدري جهمي تركه ابن المبارك والناس. انظر التاريخ الكبير للبخاري (ج:8، ص:9)

وتهذيب الكمال للمزي (ج:33، ص:12) والمعرفة والتاريخ للفسوي (ج:3، ص:4)

وتاريخ بغداد للخطيب (ج:14، ص:370) والمجروحين لابن حبان (ج:3، ص:147)

وميزان الإعتدال للذهبي (ج:4، ص:503) والكاشف له (ج:3، ص:275)

ولسان الميزان لابن حجر (ج:7، ص:455) والتهذيب له (ج:6، ص:294)

٠قلت: وأعله البوصيري في مصباح الزجاجة (ج:1، ص:446)

اس کا آسان طریق یہ ہے کہ چونکہ احادیث میں شعبان کے روزے کے بارے میں بھی فضائل آئے ہیں اور ایام بیض کے روزوں کی فضیلت بھی ہے۔اس لئے بہتر یہ ہے کہ پندرہ شعبان کا روزہ سنت سمجھ کر مت رکھے بلکہ شعبان یا ایام بیض کا روزہ سمجھ کر رکھ لے۔اور اگر کوئی مستحب سمجھ کر بھی رکھے تو گنجائش ہے۔

5۔اس رات کے حوالے سے احادیث میں درج ذیل لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ محروم رہ جاتے ہیں۔اللہ ہمیں ان میں سے نہ کرے. وہ افراد یہ ہیں۔ مشرکین، کینہ ور، رشتے ناطے توڑنے والا، ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان اور شراب پینے والا اور ناحق قتل کرنے والا۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حماد فضل

نائب مفتی دارالافتا جامعہ طٰہٰ

الجواب صحیح

مفتی زکریا مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

14 شعبان 1440۔30 اپریل 2018